السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اِذ عُرِضَ عَلَیہِ بِ ا لعَشِیِّ لصّٰفِنٰتُ ا لجِیَادُ-فَقَالَ اِنِّیۤ اَحبَبتُ حُبَّ ا لخَیرِ عَن ذِکرِ رَبِّی حَتّیٰ تَوَارَت بِ ا لحِجَابِ-رُدُّوہَا عَلَیَّ فَطَفِقَ مَسۢحًا بِ ا لسُّوقِ وَ ا لاَعنَاقِ --ص31-33

جب پچھلے پہر ان کے سامنے عمدہ نسل کے تیز رفتار گھوڑے پیش کیے گیے تو کہا: میں نے اس مال کو اپنے رب کی یاد کے مقابلہ میں پسند کیا ہے حتی کہ وہ رسالہ سامنے سے اوجھل ہوگیا (آپ نے کہا) کہ ان کو میرے پاس واپس لاؤ تو آپ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کو کاٹنے لگے۔ ان آیات میں اختلاف کی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر صحیح بات کی کتاب وسنت اور سیاق وسباق کی روشنی میں وضاحت فرما دیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے آیت ﴿فَطَفِقَ مَسحًا بِالسّوقِ وَالأَعناقِ﴾ کی تفسیر منقول اقوال سے راجح قول دریافت فرمایا ہے تو اس سلسلہ میں گزارش کروں گا کہ آپ تھوڑی سی زحمت گوارا فرما کر تفسیر ابن کثیر، تفسیر فتح القدیر اور تفسیر روح المعانی سے اس مقام کا مطالعہ فرمائیں آپ کے تمام اشکال دور ہو جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ بالخصوص روح المعانی والے نے اس مقام پر امام رازی کے کلام کو نقل فرما کر اس کا خوب خوب رد فرمایا ہے اور ثابت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے منقول تفسیر «قَطَعَ سُوقَهَا وَأَعنَاقَهَا بِالسَّيفِ» ''کاٹا ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کو تلوار کے ساتھ'' میں کسی قسم کا کوئی اشکال نہیں۔

وباللہ التوفیق

احکام ومسائل

تفسیر کا بیان ج1ص481

محدث فتویٰ